

۱۳-۱۴۔ لغات : ثوابت : ثابِت کی جمع۔ وہ ستارے جن کے متعلق خیال تھا کہ گردش نہیں کرتے اور اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان کے مقابلے میں سیارے ہیں، جو گردش کر رہے ہیں۔

شرح : اے دوست! سُن، تجھے بتاؤں کہ سالگرہ کے دھاگے نے گرہ کیوں اختیار کی؟ مقصد یہ تھا کہ اُس وجود کی زندگی کے لیے، جو فیض کا سرچشمہ ہے، دُعا مقصود ہے اور اس دھاگے میں دعا کے لیے گردش نہ کرنے والے ستاروں کی پختہ گرہ لگ جائے گی۔

۱۵۔ شرح : وہ دھاگا اپنے لیے ہزار دانے کی تسبیح کا آرزو مند ہے اور مقصد یہ ہے کہ اس میں بلا مبالغہ ہزار گرہیں درکار ہیں۔

۱۶۔ لغات : جاذبہ : کشش کی قوت۔
شرح : خدا نے سالگرہ کے رشتے کو کشش کی وہ قوت عطا کی، ہے کہ وہ گرہ کو اپنی طرف کھینچے لیے آتا ہے اور چھوڑتا ہی نہیں۔

۱۷۔ شرح : ہمارے زمانے میں محبوب کے بند نقاب کے لیے بھی کوئی گرہ باقی نہیں رہی۔ پھر کیوں نہ وہ چہرہ کھولے پھرے؟

۱۸۔ شرح : سالگرہ کا جو دھاگا ہے، اسے راستہ فرض کر لیں اور گرہوں کو اونٹوں کی قطار قرار دے لیں تو سمجھنا چاہیے کہ ایک قافلہ عیش و نشاط کا مال متاع لیے آتا ہے۔

۱۹، ۲۰۔ شرح : اللہ تعالیٰ نے غالب کو شعر و سخن پر وہ قدرت عطا کی ہے کہ یہ خاکسار کر دڑ گرہیں ڈھونڈ کر لاتا، مگر بات کہنے کی مجال ہی کہاں ہے؟ میں تو سانس بھی نہیں لے سکتا، کیونکہ میرے دل میں غم کی نہایت پیچیدہ گرہ پڑ گئی ہے۔

۲۱۔ شرح : میں نے گرہ کا نام لیا، لیکن کوئی بات نہ کر سکا۔ زبان تک آکر گرہ اور پکی ہو گئی